Multi Disciplinary Research Journal

New Vision

ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi-disciplinary Research Journal

July 2015

Online version : http://www.milliyaresearchportal.com

MILLIYA ARTS, SCIENCE & MANAGEMENT SCIENCE COLLEGE
BEED
ANJUMAN ISHAT-E-TALEEM BEED

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
Website : www.milliyasrcollege.org
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com

Sr. No.	Paper Name	Name	Subject	Page No.
(31)	Gazal ki Tadris Aur Uss ke Masail	Dr.Qamrunnisa Begum	Urdu	134
(32)	Sir Sayed Ahmed Khan Ba Haisiyat-e-Moa'rrikh	Prof. Aafiya Uzma	Urdu	138
(33)	Maulana Sayyad Ziyaul Hasan Nadvi	Dr. Abdul Samad Nadvi	Arabic	143
(34)	Quadim Beed ta Jadeed Beed	Syed Izhar Asar Research Scholar	Urdu	146
(35)	Iqbal ka Fann	Siddiqui Sameena Gufran Ahmad	Urdu	149
(36)	Firaq Gorakhpuri ki shairy main Hubbul watni ke Anasir	Muhammad Rafique Muhammad Hanif	Urdu	151
(37)	Tarakki Pasand Taherik aur Khwateen Novel Nigar	Dr. Ateeque Ahmed Abdul Qudus Hingolvi	Urdu	156
(38)	Shamsur Rahman Farooqui: Mahwe Guftagu	Dr. Bee Muhammad Daud Mohasin	Urdu	162

ISSN No. 2394-9996

مولانا سید ضیاء الحسن ندوی

Maulana Sayyad Ziyaul Hasan Nadvi

Dr. Abdul Samad Nadvi

Asst. Prof., Dept. of Arabic, Milliya College, Beed.

آپ نہایت شریف اور دیندار گھرانے کے فرزند تھے، گھرانے کی شرافت کیساتھ اس کی دینداری کو بھی اس ناساز گار زمانے میں سنبھالے رکھنے کی توفیق اللہ نے بخشی تھی۔ یہ خاندان رشدی پور رائے ضلع رائے بریلی سے اولاً لکھنو منتقل ہوا۔ پھر علمی وادبی مشاغل کے سلسلہ میں ہی لکھنو سے دہلی منتقل ہوگیا۔ آپ ہندوستان کے عربی ادب کے عظیم اساتذہ میں سے تھے۔ پیدائش لکھنو میں ۱۹۴۴ء میں ہوئی۔ دار العلوم ندوۃ العلماء سے ۱۹۶۰ء میں فراغت پائی۔ اس کے بعد دہلی جاکر علومِ عصریہ میں کمال حاصل کیا۔ اور مختلف یونیورسٹیوں سے فاضل ادب، لیسانس، وغیرہ ڈگریاں حاصل کیں۔ اور لکھنو یونیورسٹی سے ۱۹۶۸ء میں ایم۔ اے کیا۔ اور یہیں پر ۱۹۷۱ء میں لیکچرار ہوئے۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ دہلی کے عربی شعبہ میں مدرس بنائے گئے۔ اور پروفیسر کے منصب تک پہونچے۔ اور حیدراباد کے المعھد العالی المرکزی للغتہ الانجلیزیۃ واللغات الاجنبیتہ "میں ۱۹۸۰ء۔ ۱۹۸۲ء کے دوران استاذ رہے۔

دہلی میں تدریس کے ساتھ ساتھ ان گنت سفارتی ونشریاتی ترجمے کیئے۔ اور ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کی پروفیسیر انا ماریشل کی کتاب "مولانا جلال الدین رومی" کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا جو جامعہ ملیہ کے ترجمان "جامعہ" میں شائع ہوا۔ اور امریکہ کی نومسلم خاتون "مریم جمیلہ کی کئی کتابوں کا ترجمہ کیا۔ اسی طرح مشہور ادیب ہولنڈی کی کتاب کا "ھل یمکن ترجمتہ القرآن" نام سے ترجمہ کیا اور ایک انگریزی کی کتاب "sex and college girl" کا عربی ترجمہ "فراش من غیر حب" کے نام سے کیا جو "البعث الاسلامی" میں بالاقساط شائع ہوا۔ ان کے علاوہ ۵ مقالہ انگریزی سے عربی میں ترجمہ کر کے ثقافتہ الہند" میں ۱۹۷۴ء۔ ۱۹۷۵ء کے دوران شائع کیئے۔ آخر عمر میں ندوہ کے ترجمان "کاروانِ ادب "میں خطبہ طارق بن زیا

دعند فتح اندلس" کا ترجمہ کیا۔اوردوسرا پروفیسر ابومحفوظ کریمی کے قصیدہ کا منظوم ترجمہ کیا۔

پی ایچ ڈی کے لئے لکھے گئے آپ کے مقالہ کا موضوع تھا "عربی مہجری ادب" عربی کیساتھ ساتھ انگریزی اوردیگرکئی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ ایک کامیاب استاذ بہترین مربی تھے۔طلبہ کی بڑی تعداد کو آپ سے کسبِ فیض کا موقع ملا۔اوراپنے تلامذہ پرآپ نے گہری چھاپ چھوڑی ہے۔

رابطہ ادب، اسلامی کے زمانہ قیام ہی سے اس کے سرگرم رکن رہے۔اور برابر اس کے سیمیناروں میں اپنے عربی واردو مقالات پیش کرتے رہے۔اور رابطہ ادب اسلامی کے اجلاس میں شرکت کے لئے سعودی عرب، ترکی، مصر، ودیگر مما لک کا بی دورہ کیا۔اور جامعہ کی نائندگی کی۔آپ کی شخصیت دین وادب اور متوازن فکر کا حسین امتزاج تھی۔حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی شخصیت سے بیحد متاثر تھے۔اور اس کے وصال پر اپنی ادارت میں نکلنے والے سرکاری مجلّہ "ثقافتہ الہند" دہلی کا ضخیم "مفکرِ اسلام نمبر" بھی شائع کیا، جسمیں وقت کی مشہور شخصیات کے عربی مقالات ومضامین وتاثرات اچھے انداز میں مرتب کر کے حضرت مولانا مرحوم پر ایک عربی میں نایاب دستاویز تیار کردی،۔پھر اپنے مربی واستاذ مولانا محمد رابع حسنی ندوی وغیرہ سے برابر خلوص و محبت کا تعلق بنائے رکھا۔ انھیں کے ایماء پر رابطہ کے ترجمان " کاروانِ ادب "میں کلیدی مقالات لکھتے رہے۔ آخر میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے مدارسِ اسلامیہ کے وفد کیساتھ امریکا میں ندوہ کی نمائندگی کیلئے آپ کودعوت دی گئی تھی۔ مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی۔ اور اس سے پہلے ہی آپ ۱۶/ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ /۲۰/ جنوری ۲۰۰۳ءکو اس عالمِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ہارٹ کی شکایت عرصہ سے تھی۔ ۲۰/جنوری کی صبح فجر کے وقت غسل کو گئے تھے کہ وہیں ہارٹ اٹیک کی شکل میں فرشتہ اجل نے آلیا۔آپ کی وفا رت نہ صرف ندوہ بلکہ جامعہ ملیہ اسلامیہ اورعربی صحافت تدریس کے لئے نا قابلِ تلافی نقصان ہے۔۱۹۹۸ء میں صدرِ جمہوریہ ہند کی طرف سے عربی زبان وادب کی خدمات پر ایوارڈ بھی ملا تھا۔آپ نے پروفیسر زبیر فاروقی کے بعد حکومت ہند کے عربی مجلّہ "ثقافتہ الہند" کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔اورشاندار طریقے پر منزل کی طرف بڑھایا تھا۔

آپ عربی اوراردودونوں زبانوں میں بڑا اچھا ادبی ذوق رکھتے تھے، وہ عربی میں ایک ماہر زبان کے طور پر بے تکلف وبے تکان بولتے تھے، ان کا قلم پختہ اوررواں تھا ان کی تحریر شستہ وشگفتہ ہوتی تھی، وہاں انگلش کی مکمل عملی واقفیت (working knowlege) ہی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس میں بھی اچھا ملکہ حاصل تھا۔اپنے

فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران حسبِ ضرورت گفتگو اور تقریر و تحریر میں اس زبان کا استعمال بحسن و خوبی کرتے تھے۔ان کے ادبی ذوق مین ظرافتِ طبع کا بڑا حسین امتزاج تھا،ظرافت ان کی گفتگو میں ہر ہر جملہ سے جھلکتی تھی۔ نکتہ آفرینی میں کمال تھا۔طلاقتِ لسانی انکا امتیازی وصف تھا۔وہ دوسروں کو سنتے بھے تھے۔اور خود جم کر مسلسل بولتے تھے۔نکتہ آفرینی،اور ظرافت کے باعث ان کی گفتگو شیریں اور پر کشش ہوتی تھی۔آخری دور میں وہ کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گئے تھے۔یوں تو ضیاء صاحب پہلے ہی سے بہت سوشل اور متحرک و فعال تھے مختلف سیمیناروں،کانفرنسوں،جلسوں اور مختلف انجمنوں و جماعتوں کی ادبی دینی و سیاسی میٹنگوں میں شرکت کرنا ان کے معمولات میں شامل تھا۔وہ اپنی اسی مصروفیت کے دوران صرف ۵۸/سال کی عمر میں اچانک ہم سے جدا ہو گئے۔"

حوالہ جات:

۱) آزاد ہندوستان میں عربی زبان و ادب۔

۲) تاریخ ادبیاتِ عربی۔

۳) تذکرے علماء ندوۃ العلماء۔

۴) آزادی کی ۳۳ سالہ تاریخ۔